حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سر پہ دو جھنڈے ہیں تحت الثریٰ سے عالم ملکوت تک گڑھے ہوئے ہیں (افضل الفوائد)

شانِ سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسب الارشاد

عالم علوم یزدانی کاشف رموز پنہانی قطب زماں غوث دوراں
سراج السالکین عمدۃ الکاملین پروردہ روحانیت پیر طریقت رہبر شریعت

خواجہ منظور احمد چشتی معینی اجمیری مدظلہ العالی

مؤلف
مفتی محمد فیاض احمد سعیدی
ناظم اعلیٰ جامعہ سراج الحرمین

مکتبہ ترجمانِ بابِ چشت شریف
اجمیر نگری (17) کلومیٹر لاہور شیخوپورہ روڈ رابطہ: 0423-7655062

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سر پر دو جھنڈے ہیں تحت الثریٰ سے عالم ملکوت تک گڑے ہوئے ہیں (قلائد الجواہر)

شانِ سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسبُ الارشادُ

عالم علوم یزدانی کاشف رموز پنہانی قطب زماں غوث دوراں
سراج السالکین عمدۃ الکاملین پروردہ روحانیت پیرطریقت رہبرشریعت

خواجہ منظور احمد چشتی معینی اجمیری مدظلہ العالی

مؤلف
مفتی محمد فیاض احمد سعیدی

مکتبہ ترجمانِ بابِ چشت شریف
اجمیر نگری (17) کلومیٹر لاہور شیخوپورہ روڈ رابطہ: 0423-7655062

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

پروف ریڈنگ:۔ علامہ ضیاء احمد قادری

علامہ محمد شہریار ارشد رضوی

تحریک:۔ علامہ اظہار احمد چشتی (ناظم تعلیمات جامعہ سراج الحرمین)

صاحبزادہ محمد ابوبکر عثمان متعلم جامعہ سراج الحرمین

حروف ساز:۔ علامہ علی اصغر نقشبندی (جامع مسجد خضراء)

مولانا صوفی شاہد علی واحدی (مدینہ منورہ)

محترم سجاد نسیم عطاری

محترم سہیل ارشد نقشبندی

محمد سہیل حنیف عطاری

ہدیہ:۔ ------------

سلک جواہر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1......	مختصر تعارف	9
2......	انوکھی ولادت	9
3......	جان کائنات ﷺ کی تصدیق	11
4......	پادری مسلمان ہوگیا	11
5......	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اقرار	12
6......	عبادات حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ	13
7......	ایک رات میں قرآن ختم فرمانا	14
8......	سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اخلاقی خصوصیات	15
9......	سنجر بادشاہ کی پیشکش کا جواب	17
10....	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور خدمت خلق	19
11....	اعلائے کلمۃ الحق اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	22
12....	ہتھیلی سے خون نکلنا	22
13....	بادشاہوں سے کیسا رویہ؟	23
14....	فیض مصطفوی و مرتضوی صلی اللہ علیہ وعلی صاحبہ وسلم	24
15....	بیداری میں جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	25
16....	ستر گھروں میں افطاری	26
17....	گنبد خضریٰ پر حاضری و تقبیل دست مبارک	27
18....	مرغی کو زندہ کرنا	27

سلک جواہر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
19....	قبر سے نکل کر بیعت فرمانا	28
20....	امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری...	29
21....	جواہر سرکار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ	30
22....	گیارھویں شریف	31
23....	مبارک خواب	31
24....	حضرت غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے دھوبی کا واقعہ	33
25....	تنگی معاش کا حل	34
26....	عملِ کشائش	34
27....	انمول موتی	36

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہٖ الکریم

بانی باب چشت شریف شیخ طریقت رہبر شریعت الحافظ القاری

حضرت علامہ مولانا خواجہ منظور احمد معینی اجمیری چشتی مدظلہ

قصبہ سید علی تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں پھر لاہور میں، حضرت حافظ محمد عنایت اللہ رحمہ اللہ کی نظر عنایت سے حفظ قرآن فرمایا، حضرت قاری محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ کی زبان صداقت سے قرأت پڑھی اور یوسف القراء بنے پھر درس نظامی کیلئے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ سے اکتساب فیض کیا جنہوں نے آپکو علم کی دولت دیکر قائم کر دیا، شرف ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ نے علم کی مستی میں مزید اضافہ فرما کر دل کی کایا پلٹ کر شرف و بزرگی کا کوہ ہمالیہ بنا دیا، حضرت علامہ مفتی محمد رشید نقشبندی رحمہ اللہ نے وراثت رسول ﷺ کی منتقلی کے ساتھ رشد و ہدایت کے نور سے منور فرمایا، حضرت مفتی عبداللطیف قادری رحمہ اللہ نے لطف و عنایت سے اپنے سینے میں موجزن خزینے کو آپکے قلب میں ودیعت کیا۔ حافظ ملت حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ نے پردہ ستاری میں رکھ کر تزکیہ و تصفیہ کا فریضہ سرانجام دیا کہ عیوب کی کسی کو خبر تک نہ ہونے دی اور کندن بنا کر منظر عام پر پیش فرما دیا۔ اس طرح ایک جامعہ نظامیہ رضویہ سے فاضل ہو کر اس شان کے مالک بن گئے۔

۔ کوئی پھول لے گیا کوئی چاند کوئی تارا   جو چراغ بجھ گیا تیری انجمن میں جل کے

پھر شریعت و طریقت کے بحر بے کنار خواجہ پیر سید اشتیاق احمد چشتی معینی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ پیر قمر الدین سیالوی چشتی معینی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا تو

آپ نے آپکو شوق و محبت کے بحر میں غوطہ زن کر کے واقف اسرار و رموز بنایا تو شریعت و طریقت کے دریاؤں کے سنگم کا نام حضرت خواجہ منظور احمد معینی اجمیری چشتی مدظلہ ہے آپ یکتائے روزگار ہیں بلکہ در یکتا ہیں جسکی مثال آپکے معاصرین میں ملنا ناممکن نہیں لیکن مشکل ضرور ہے

بابِ چشت باب بہشت

اہلِ جنت صراطِ مستقیم والے

" اَنعَمتَ عَلَیهِمْ " میں چوتھے نمبر پر اولیاءِ کرام علیھم الرحمہ کے راستے کو صراط مستقیم کہا گیا ہے۔ ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں' تو انکی نسبت سے حضرتِ مرشد کریم مدظلہ کی آٹھ خوشبودار باتیں درج ذیل بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) شریعت کی پاسداری کی تلقین فرماتے ہیں بالخصوص نماز کی پابندی اور درود شریف کی کثرت۔

(۲) عرس مبارک کی تقریب میں پینٹ، پتلون والے احباب کا داخلہ سختی کیساتھ ممنوع ہے۔

(۳) بیعت کے دوران لئے جانے والے عہد میں بدعقیدہ لوگوں سے بیزاری کا عہد لیا جاتا ہے۔

(۴) حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ رحمۃ القوی کے مسلک پر سختی کے ساتھ کاربند ہونے کی تلقین فرماتے ہیں۔

(۵) داڑھی منڈے نعت خواں حضرات سے نعت شریف نہیں سنتے۔

(۶) اپنی ساری جائیداد جو گاؤں میں تھی فروخت کر کے ۱۸ کنال اراضی خرید کر اسے بابِ چشت اجمیر نگری کے نام وقف کر دی ہے۔

(۷) اپنے فرزندان ارجمندان نیز دختران نیک اختران کو صرف دینی علوم کے زیور سے آراستہ فرما رہے ہیں۔

(۸) علماءِ اہلسنت و جماعت کی تعظیم و توقیر میں آخری حد تک چلے جاتے ہیں کہ اپنی مسند مبارک پر ساتھ بٹھاتے ہیں جبکہ یہ شرف کسی دنیا دار کو آج تک نصیب نہیں ہوا۔

نوٹ:۔اس کتاب کی جملہ آمدنی بابِ چشت شریف کیلئے وقف ہے۔

سچے سنی کی پہچان یارسول اللہ ﷺ کا نشان انمول درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَغِثْنِیْ

بابِ چشت شریف سے ہر خاص و عام کو اس کے پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔

اس درود شریف میں (۴) چار فوائد پنہاں ہیں۔

(۱) جانِ کائنات ﷺ کی رحمت کو پر جوش بنانے کا فائدہ کہ یارسول اللہ ﷺ آپ صرف عرب کیلئے مکہ شریف اور مدینہ شریف کیلئے رحمت نہیں بلکہ کل کائنات کیلئے رحمت ہیں تو اس کائنات میں میں فقیر بھی ہوں

تیرے فقیروں میں اے تاجدار ﷺ ہم بھی ہیں

(۲) امتی کو عقیدہ بتایا کہ جانِ کائنات ﷺ صرف مدینہ منورہ میں نہیں بلکہ کل کائنات میں ہیں۔جہاں تک خدائی ہے وہاں تک مصطفائی، تو جہاں بھی پکارے وہ سن لیں گے۔

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرُ البشر کو خبر نہ ہو

(۳) ''یا سیدی'' عرض کر کے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ جان کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے آقا ﷺ گویا یوں عرض پر دراز ہے کہ

میں غلام ہوں آقا ﷺ آپ ہیں غلام پر کرم کرنا آقا کا کام ہے

آپ ﷺ کی شان ہے:

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو تم ایسے رحمۃ للعلمین ﷺ ہو

(۴) ''اغثنی'' میری مدد کریں، نماز میں کہتے ہیں'' ایاک نستعین'' پھر مدد رسول اللہ ﷺ سے؟ نسائی شریف صحاح ستہ کی کتاب ہے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے تھے ''نستعین برسول اللہ'' ہم رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرتے ہیں۔

خدا کی مدد ذاتی

مصطفیٰ کریم ﷺ کی مدد عطائی ہے

صاحبزادہ محمد ابو بکر عثمان 0300-0321-3081989

صاحبزادہ محمد احسن

صاحبزادہ حافظ القاری احمد رضا 042-37655062

سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

قطب الاقطاب، فرد الاحباب، استاذ شیوخ عالم اسلام والمسلمین حضرت محی الدین ابومحمد عبدالقادر الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ نجیب الطرفین ہیں والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی اور والد ماجد کی جانب سے حسنی تھے۔

والد محترم کا اسم گرامی سید ابوصالح موسی رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

آپ ایران کے قصبہ جیل میں یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں تولد پذیر ہوئے ۹۰ سال کی عمر میں ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو بغداد شریف میں وصال فرمایا۔

انوکھی ولادت

جان کائنات ﷺ نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے والد محترم کو فرمایا:

اے ابوصالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی ہے۔ وہ میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے، اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں میری شان ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۲) حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ کو خواب میں شہنشاہِ عرب وعجم جان کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے فرزند ارجمند کے مطیع ہوں گے اور ان کی گردنوں پر ان کا قدم مبارک ہوگا۔

جس کی منبر ہوئی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۳) جس رات حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، ان سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا، اور وہ ہر نو مولود لڑکا اللہ کا ولی بنا۔

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ

جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

(۴) آپ رضی اللہ عنہ کے شانہ مبارک کے درمیان سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان تھا۔

(۵) آپ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا، سحری سے لے کر افطاری تک آپ رضی اللہ عنہ والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔

غوث اعظم متقی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

(تفریح الخاطر للشیخ عبدالقادر الاربلی ص ۱۲، ۱۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا فرزند ارجمند عبدالقادر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔

موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان شریف کا چاند دکھائی نہ دیا، اس لئے لوگوں نے میرے پاس آکر سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا کہ انہوں نے دودھ پیا ہے کہ نہیں؟ تو میں نے اُن کو بتایا کہ میرے فرزند نے آج دودھ نہیں پیا۔ بعد ازیں تحقیقات کرنے پر اس حقیقت کا انکشاف ہو گیا کہ اُس دن رمضان کی پہلی تاریخ تھی یعنی اُس دن روزہ تھا۔

اور ہمارے شہر میں اس وقت مشہور ہوگیا کہ سیدوں کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جو رمضان شریف میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۶ سطر ۲۴ تا ۲۷، بہجۃ الاسرار ص ۸۹، قلائد الجواہر ص ۳ سطر ۱۸ تا ۲۱، نفحات الانس فارسی ص ۳۵۱، جامع کرامات الاولیا جلد ۲ ص ۲۰۳، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۳۲، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۲، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق

شیخ خلیفۃ الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات والتسلیمات کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ'' کا اعلان فرمایا ہے۔ تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صَدَقَ الشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ فَکَیْفَ لَا وَھُوَ الْقُطْبُ وَاَنَا اَرْعَاہُ''۔

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے، اور وہ یہ کیوں نہ کہتے جبکہ وہ قطبِ زمانہ اور میری زیرِ نگرانی ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰، قلائد الجواہر ص ۲۵)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے پادری کا اسلام لانا

ایک دفعہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا اور اجتماع میں کھڑے ہوکر بیان کیا کہ: میں یمن کا رہنے والا ہوں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں اسلام قبول کرلوں، اور اس پر میرا مصمم (پختہ) ارادہ ہوگیا کہ یمن میں سب سے افضل واعلیٰ شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ اسی سوچ وبچار میں تھا کہ مجھے نیند آئی اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے ارشاد فرمایا: ''اے سنان! بغداد شریف جاؤ، اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے

دست حق پرست پر اسلام قبول کرو، کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین کے تمام لوگوں سے افضل واعلیٰ ہیں'' (قلائد الجواہر ص ۱۸ بہجۃ الاسرار ص ۹۶، سفینۃ الاولیاء ص ۷۰، تحفۂ قادریہ ص ۴۱)

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا اقرار

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰات والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ سوار تھے اور آپ کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، آپ نے فرمایا:

اے موسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کی امت میں بھی اس شان کا کوئی شخص ہے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: نہیں، اور جانِ کائنات ﷺ نے مجھے خلعت پہنائی۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

تمہیں وصل بے فصل ہے شاہ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم

ہاتف غیبی کی طرف سے اعلان

شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ایک دفعہ آپ کی خدمت اقدس میں تیرہ شخص اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے، مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ عرب کے عیسائی ہیں، ہم نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تھا، اور یہ سوچ رہے تھے کہ کسی مرد کامل کے دست حق پرست پر اسلام قبول کریں، اسی اثناء میں ہاتف غیب سے آواز آئی کہ بغداد شریف جاؤ، اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں پر اسلام قبول کرو۔

پس اس وقت جس قدر ایمان ان کی برکت سے تمہارے دلوں میں جاگزیں ہوگا، اس قدر ایمان اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ سے ناممکن ہے۔

(قلائدالجواہر ۱۸، بہجۃ الاسرار ص ۹۶)

عبادات غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوبکر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب بغداد شریف میں قحط سالی ہوئی تو مجھے سخت تنگدستی ہوئی، کئی روز تک میں نے کھانا نہ کھایا، بلکہ اس اثناء میں پھینکی ہوئی جو چیز مل جاتی اس کو کھالیتا۔

ایک روز بھوک نے خوب ستایا، اس لئے دجلہ کی طرف چلا گیا کہ شاید کوئی سبزی ترکاری، گھاس وغیرہ کے پتے مل جائیں ان کو کھا کر گزارا کرلوں، جب اس طرف گیا تو جدھر دیکھتا ہوں وہاں مجھ سے پہلے آدمی موجود ہوتے اور ان سے مزاحمت اور پیش قدمی کرنے کو میں اچھا نہ جانتا تھا، شہر میں لوٹ آیا، اور یہاں بھی مجھے کوئی چیز نہ ملی، آخر کار بھوک سے تنگ آ کر بغداد شریف کی مشہور منڈی سوق الریحانیین کی مسجد کے ایک گوشہ میں جا بیٹھا۔ (قلائدالجواہر ص ۹)

شیخ ابوالسعود الحریمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنایا ہو، اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔

مدت مدید تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا۔ نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا پچیس برس تک عراق کے بیابان جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا۔ چنانچہ ایک سال تک میں ساگ، گھاس وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے گزارا کرتا رہا۔ اور پانی مطلقاً نہ پیا۔ پھر ایک سال تک پانی

بھی پیتا رہا۔ پھر تیسرے سال میں صرف پانی پر ہی گزارا تھا، کھاتا کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا نہ ہی پیا اور نہ ہی سویا۔ (طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیاء جلد۲ ص ۲۰۲، قلائد الجواہر ص ۱۰)

چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھنا

ابو الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ کو ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۵۹، قلائد الجواہر ص ۷۶، اخبار الاخیار ص ۱۷، جامع کرامات الاولیاء ج ۲ ص ۲۰۲۔۲۰۱ طبقات الکبریٰ جلد ا ص ۱۲۸، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۳۹)

ایک رات میں قرآن پاک ختم فرمانا

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن پاک ختم کرتے رہے۔ (اخبار الاخیار فارسی ص ۱۷ للشیخ عبدالحق الدہلوی، جامع کرامات الاولیاء جلد۲ ص ۲۰۲، تحفہ قادریہ ص ۳۰، خزینۃ الاصفیاء جلد ا ص ۹۸)

شیخ ابوعبداللہ نجار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو وہ پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ (قلائد الجواہر ص ۱۰، طبقات الکبری جلد ا ص ۱۲۶)

شیخ علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اگر تم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو گویا ایسے شخص کی زیارت کرتے جس نے اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر اس کے راہ میں اپنی ساری قوت کو مٹا دیا، اور اہل طریقت کو قوی اور مضبوط کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص ۲۲)

آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے (تفریح الخاطر ص ۳۶)

حافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی، مفتی عراق ابو عبداللہ محمد البغد ادی، شیخ معمر جرادہ اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن یوسف الاشبلی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت قطب الاقطاب، فرد الاحباب، سید الاسیاد، غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رقیق القلب، خلیق، وسیع حوصلہ، شیریں زبان، رحمدل، حد درجہ خدا ترس، سخی، مہمان نواز، غریب نواز، بامروت اور پابند قول وقرار تھے۔ آپ کی ذات مجمع البرکات صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی جامع تھی۔

شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسن اخلاق، افضل واکمل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا۔ اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کردوں اور لوگوں کو کھانا کھلاؤں۔

(قلائد الجواہر ص ۸)

مفتی عراق فرماتے ہیں کہ آپ کی بارگاہ بیکس پناہ اور جودوسخا سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں جاتا تھا۔

(قلائد الجواہر ص ۱۹، بہجۃ الاسرار ص ۱۰۴، ۱۰۵، تفریح الخاطر ص ۵۲)

ان کے در سے کوئی خالی جائے ہوسکتا نہیں
ان کے دروازے کھلے ہیں ہر گدا کے واسطے

حکایت:

شیخ ابو محمد طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنے ایام مجاہدہ کے ایک دن کا تذکرہ فرمایا کہ ابتداء میں ایک دفعہ مجھ کو

بیس دن تک کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا۔ اور میں ایوان کسریٰ کے کھنڈرات میں گیا تا کہ کوئی پھل یا اور کوئی مباح چیز کھانے کے لئے مل جائے۔ وہاں دیکھا کہ مجھ جیسے ستر درویش اور تلاش رزق میں مصروف ہیں۔ یہ دیکھ کر میں بغداد کی طرف واپس لوٹا۔ راستہ میں مجھے ایک شخص ملا اور اُس نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ آپ کی والدہ محترمہ نے بھیجی ہے۔ میں وہ رقم لے کر سیدھا ان ستر درویشوں کے پاس گیا اور اُس رقم میں سے تھوڑی سی رقم اپنے لئے رکھ کر باقی ان میں تقسیم کر دی۔ جو رقم میں نے اپنے لئے رکھی تھی اُس کا کھانا خریدا اور بہت سے مساکین کو مدعو کر کے مل کر کھایا۔

(قلائد الجواہر ص ۹، محفل نامہ گیارہویں شریف ۵۵، ۵۶)

شیخ موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت کی خدمت میں استفادہ کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مدرسہ نظامیہ میں ٹھہرایا۔ آپ اکثر ہمارے پاس تشریف لاتے۔ نیز اپنے صاحبزادہ کو ہمارے پاس بھیجتے اور وہ تشریف لاکر ہمارے چراغ کو روشن کرتے۔ آپ اپنے دولت خانہ سے ہمارے لئے کھانا بھی بھیجا کرتے تھے۔ (قلائد الجواہر ص ۷)

قارئین کرام! یہ سب اوصاف آپ کی ذات والا صفات میں اس لئے تھے کہ آپ کے دل میں دنیا کی محبت قطعاً نہ تھی۔ اسی واسطے آپ بادشاہ اور امراء وغیرہ کی قطعاً پروانہیں فرماتے تھے کیونکہ دنیا کی محبت انسان کو لالچی اور حریص بنا کر یادالٰہی سے غافل کر دیتی ہے۔ جیسا کہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

چیست دنیا از خدا غافل بودن

نیز سلسلہ عالیہ قادریہ کی مشہور شخصیت سلطان العارفین حضرت باہو نوراللہ مرقدہٗ نے فرمایا ہے:

حب دنیاوی رب تھیں موڑے ویلے کھیوے ہو

سہ طلاق دنیانوں دیئے باہو جیکر سچ پچھیوے ہو

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے بھی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے نفس سراپا اقدس میں دنیا کی محبت نہ ہونے پر ایک واقعہ اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔

سنجر بادشاہ کی پیشکش اور اُس کو جواب

سنجر بادشاہ نیمروز نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس التجا بھیجی کہ آپ کی خدمت میں کچھ حصہ سلطنت کا پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قبول فرمائیے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

یعنی اگر تمہارے پاس ملک نیمروز ہے تو میرے پاس ملک نیم شب موجود ہے۔ (دعوات عبدیت حصہ چہارم وعظ ہفتم ص ۱۳، ۱۴، مطبوعہ علی گڑھ، التذکیر حصہ سوم ص ۱۰۴ مطبوعہ سادھوڑا)

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے محبت کرنا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ آپ میں تکبر اور غرور نہیں بلکہ عجز و انکساری تھی۔ اس کے ثبوت پر مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی ہی نے لکھا ہے کہ:

خوب شد اسباب خود بینی شکست

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ان کو کسی نے ایک آئینہ چینی نہایت بیش قیمت لا کر دیا۔ آپ نے خادم کے سپرد کر دیا کہ جب ہم مانگا کریں تو

ہم کو دے دیا کرو۔ ایک روز اتفاق سے خادم کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ خادم ڈرا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ

از قضاء آئینہ چینی شکست

چینی کا آئینہ قضاء کی وجہ سے ٹوٹ گیا

آپ نے بیساختہ نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ

خوب شد اسباب خود بینی شکست

اچھا ہے اسباب خود ہی ٹوٹ گئے

(دعوات عبدیت حصہ پنجم وعظ دوم ص ۱۷)

اخلاق: علماء محققین نے آپ کے اخلاق شریف کا تذکرہ اس طرح فرمایا ہے:

حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نہایت رقیق القلب، آپ کے آنسو بہت جلد رواں ہو جاتے تھے، خوف خدا ان کو حد درجہ تھا، لوگوں پر اُن کی ہیبت بہت زیادہ طاری ہوتی تھی، ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، خلق میں ان کا بہت بڑا درجہ تھا، فحش باتوں میں لوگوں سے بہت دور اور سچائی میں لوگوں سے بہت قریب تھے، احکام خداوندی کی خلاف ورزی دیکھ کر بہت غصے ہوتے اور سختی فرماتے، لیکن اپنی ذات کی خاطر کسی سے ناراض نہ ہوتے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی کی مدد نہ فرماتے کسی سائل کا سوال رد نہ فرماتے تھے، خواہ وہ ان کے جسم کے پہنے ہوئے کپڑوں میں سے ایک کا سوال کرتا، توفیق آپ کی چادر، تائید ایزدی آپ کی معاون تھی، علم ان کو مہذب بنانے والا تھا، قرب الٰہی ان کو ادب سکھانے والا تھا، اُنس ان کا ساتھی تھا، سچ ان کا سرمایہ اور روزمرہ کی فتح تھا، بردباری ان کا جوہر تھا، ذکر الٰہی ان کا وزیر تھا، مکاشفہ ان کی غذا تھی، مشاہدہ ان کی شفا تھی، شریعت ان کا ظاہر تھا اور اوصاف حقیقت ان کے بھید تھے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۰۴، ۱۰۵، تفریح الخاطر ص ۵۲)

سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اور خدمت خلق

حکایت:

آنجناب کو غرباء، مساکین اور حاجت مند لوگوں پر خرچ کرنے اور انہیں کھانا کھلانے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ علامہ نجار نے اپنی تاریخ میں جمائی کے حوالے سے حضرت شیخ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے تمام اعمال کی تفتیش اور چھان بین کی تو میں نے ان میں کھانا کھلانے اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی افضل اشرف عمل نہ پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر ساری دنیا بھی میرے ہاتھ میں ہوتو میں وہ بھوکوں کو کھلا دوں۔ آپ نے فرمایا، میری ہتھیلیاں سوراخ دار ہیں جن میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی۔ اگر میرے پاس ہزار دینار آجائیں تو شام تک ایک دینار بھی نہیں بچے گا۔ صاحب قلائد الجواہر نے بیان کیا ہے کہ ہر رات آپ دسترخوان بچھانے کا حکم فرماتے، جس پر ہزاروں مہمان، مسافر، امیر غریب سب مل کر کھانا کھاتے۔ آپ خود ضعیف، کمزور، شکستہ دل اور ان بے چاروں کے ساتھ بیٹھتے جنہیں معاشرے میں کوئی پوچھنے والا نہ ہوتا۔ آپ کی اس شفقت اور ترحم سے انہیں اپنے افلاس اور غربت کا غم بھول جاتا۔ ہر آدمی یہی محسوس کرتا کہ آپ کو اس سے سب سے زیادہ پیار ہے جو ساتھی غائب ہوتا اس کی خیریت دریافت فرماتے۔ ہر ایک سے محبت فرماتے، ان کی خطاؤں سے درگزر اور چشم پوشی فرماتے۔ (رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام: ص ۲۲۵۔۲۲۶)

حکایت:

ایک دفعہ ایک شخص کو آپ نے کچھ مغموم اور افسردہ دیکھ کر پوچھا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ اُس نے عرض کی حضور والا! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح

نے بغیر کرایہ کے کشتی میں نہیں بٹھایا۔ اور میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ دریں اثناء ایک عقیدت مند آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور تیس دینار نذرانہ پیش خدمت کیا۔ آپ نے وہ تیس دینار اُس کو دیئے اور فرمایا جاؤ! یہ تیس دینار اس ملاح کو دے دینا اور کہہ دینا کہ آئندہ وہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرے۔

نیز آپ نے اپنی قمیص مبارک جو آپ نے پہنی ہوئی تھی اُس کو اتار کر عنایت فرما کر بیس دینار دے کر پھر اُس قمیص کو خرید لیا۔

(قلائد الجواہر ص ۳۶، تحفہ قادریہ ص ۲۰۔۲۱، اخبار الاخیار ص ۴۷)

آپ روزانہ روٹیاں پکوا کر غرباء اور فقراء جو حاضر خدمت ہوتے ان میں تقسیم فرماتے اور جو کچھ بچ جاتا، مغرب کے بعد آپ کا خادم مظفر نامی روٹیاں لے کر کھڑا ہو جاتا اور بآواز بلند اعلان کرتا کہ جس کسی کو روٹی کی ضرورت ہو تو لے جائے۔ اگر کوئی مسافر کھانا کھا کر رات بھی بسر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہاں رات بھی بسر کر سکتا ہے۔ (قلائد الجواہر ص ۸)

حضرت کی خدمت میں ہدیے، نذرانے اور تحائف اس کثرت سے آتے تھے جس کا شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر آپ نذرانوں کو ہاتھ میں نہ لیتے تھے بلکہ نذرانے پیش کرنے والے آپ کے مصلے کے نیچے نذرانے رکھ دیتے۔ تو آپ اُن میں سے کچھ حاضرین میں تقسیم فرماتے اور کچھ پیش کرنے والوں کو عنایت فرماتے۔ رقم وغیرہ کے متعلق اپنے خادم کو ارشاد فرماتے کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے نانبائی اور سبزی فروش کے حوالے کر دو۔

(تحفہ قادریہ ص ۱۶، قلائد الجواہر ص ۸، ۳۶، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۵۰)

روزانہ شب کو آپ کا دسترخوان بچھایا جاتا تھا۔ جس پر آپ اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے، غرباء و مساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے

تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تناول فرماتے۔ طلبہ بھی کثرت تعداد میں آپ کے دستر خوان سے ہی کھانا کھاتے۔ (قلائد الجواہر ص ۸، ۱۹)

حکایت:

حضرت کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالرزاق نور اللہ ضریحہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ کثرت تعداد میں خدام آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد میں جب پہنچے تو آپ نے خدام کو حکم فرمایا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس، بیکس اور نادار گھر تلاش کرو تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک گھر بہت نادار اور مفلوک الحال ہے جس میں دو بوڑھے محتاج عورت و مرد ہیں اور ایک بچی رہتے تھے ملا۔ حضرت خود اس مکان پر تشریف لے گئے اور ان دونوں سے پوچھا کہ ہم تمہارے مکان پر ٹھہرنا چاہتے ہیں، انہوں نے عرض کیا بسر و چشم مکان حاضر ہے۔

آپ نے خدام سمیت وہاں قیام فرمایا۔ تو اس بستی کے مشائخ اور عقیدتمندوں نے حاضر خدمت ہوکر اپنے ہاں قیام فرمانے کے لئے عرض کیا۔ مگر آپ نے اسی مکان کو پسند فرمایا۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں بیش بہا قیمت کے تحائف کا انبار لگا دیا۔ دوسرے روز روانگی کے وقت آپ نے وہ سب ہدیے، نذرانے اور تحائف اس بوڑھے کو عطا فرما دیئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اس بیکس، نادار اور مفلس گھر کو دولت مند اور مالدار بنا دیا۔

(تحفۂ قادریہ ص ۲۴، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۴، محفل نامہ گیارھویں شریف ص ۵۷)

ہیں اخلاق میں ظل خلق پیغمبر
ہے خوئے نبی ﷺ خصلت غوث الاعظم

اعلائے کلمۂ حق اور سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

خلیفۃ المقتضی لامر اللہ نے جب ابوالوفا یحییٰ بن سعید کو جو ابن المز احم الظالم کے نام سے مشہور تھا عہدہ قضا پر مامور کیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر خلیفہ کو فرمایا، تم نے ایک بہت بڑے ظالم شخص کو منصب قضا پر مقرر کیا ہے، تم کل پروردگار عالم کی بارگاہ میں جو نہایت ہی مہربان ہے کیا جواب دو گے؟ خلیفہ آپ کا یہ وعظ سن کر کانپ اُٹھا، اور رونے لگا نیز اُسی وقت ابوالوفا یحییٰ بن سعید کو عہدہ قضا سے معزول کر دیا۔ (قلائد الجواہر ص ٦)

تھیلی سے خون نکلنا

شیخ ابوالعباس الخضر الحسین الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم کئی لوگ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھے کہ خلیفہ المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن خلیفہ المقتضی لامر اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام عرض کرنے کے بعد آپ کے سامنے مودب طریق سے بیٹھ گیا۔

خلیفہ آپ کی خدمت میں وعظ ونصیحت حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، اور ساتھ دس عدد تھیلیاں جو روپوں سے بھرپور تھیں لایا، آپ کی خدمت میں ان کا نذرانہ پیش کیا، آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمادیا، خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ نے بہت زیادہ اصرار کرنے کی بنا پر ان میں سے دو تھیلیاں جو عمدہ تھیں اٹھالیں ایک کو دائیں ہاتھ میں دوسری کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر نچوڑا، تو اُن تھیلیوں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے خلیفہ کو فرمایا: تم خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے کہ لوگوں کا خون نچوڑ کر اس مال کو میرے پاس لائے ہو۔ خلیفہ یہ سن کر بے ہوش ہو گیا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا! اگر مجھے خلیفہ کے آل رسول پاک ﷺ سے ہونے کی عزت

وحرمت مدنظر نہ ہوتی تو میں اس خون کو اس کے محلات تک بہادیتا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۶۱، قلائدالجواہر ص ۳۰، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۵۷، سفینۃ الاولیاء ص ۶۴)

خلیفہ وقت حضور کی مجلس میں حاضر ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتا اور ادب سے دست بستہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ جاتا۔

اگر آپ خلیفہ وقت کو کبھی تحریر لکھتے تو اس انداز سے لکھتے جیسے بادشاہ ماتحت کو فرمان جاری کرتا ہے۔ خلیفہ آپ رضی اللہ عنہ کی تحریر دیکھتا اور چوم کر آنکھوں اور سر پر رکھتا اور زبانِ حال سے کہتا کہ حضرت کا فرمان بالکل درست ہے۔

(قلائدالجواہر ص ۲۰-۱۹، بہجۃ الاسرار ص ۸۶، محفل نامہ گیارہویں شریف ص ۵۲، سفینۃ الاولیاء ص ۶۵، تحفہ قادریہ ص ۱۷)

آپ (شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) خلفا، وزراء، سلاطین، قضاۃ، خواص وعوام، سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی صفائی اور جرات کے ساتھ ان کو بھرے مجمع میں اور برسر منبر علی الاعلان ٹوک دیتے، جو کسی ظالم کو حاکم بناتا، اس پر اعتراض کرتے اور خدا کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی آپ کو پرواہ نہ ہوتی، بادشاہوں اور حکمرانوں کے علاوہ حضرت شیخ نے سرکاری درباری علماء کے رویے کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا کیونکہ یہ علماء کتمان حق کا ارتکاب کرتے تھے۔ ایک بار وعظ کہتے ہوئے فرمایا: اے عالمو اور اے زاہدو، تم کب تک بادشاہوں اور حکمرانوں کیلئے منافق بنے رہو گے کہ ان حکمرانوں سے مال و دولت دنیا اور اس کی لذتیں اور شہوات لیتے رہو، تم اور تمہارے ساتھ اکثر بادشاہ موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ کے مال اور اس کے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہیں بار الٰہا! تو ان منافقوں کی شان وشوکت کو توڑ دے اور انہیں ذلیل فرما، ان کو توبہ کرنے کی توفیق دے اور ظالموں کا قلع قمع کردے۔ یا زمین کو ان سے پاک صاف کردے یا پھر انکی اصلاح فرما۔ (اعلائے کلمۃ الحق کی روایت اسلام میں ص ۱۷۰)

حضور سیدنا غوث الثقلین، غیث الکونین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حالت بیداری میں قبل از نماز ظہر شہنشاہِ کون ومکاں، سرور مرسلاں، نبی غیب دان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: اے میرے بیٹے! تم وعظ ونصیحت کیوں نہیں کرتے؟

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (عرض کرتے ہوئے) اے میرے بزرگوار والد ماجد! میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحاء بغداد کے سامنے کس طرح تقریر کروں۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: (حکم فرماتے ہوئے) اپنا منہ کھولو!

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (حکم کی تعمیل کرتے ہوئے) میں نے منہ کھولا۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم: (سات مرتبہ لعاب مبارک منہ میں تھتکار کر فرمایا) جاؤ! اب وعظ ونصیحت کیا کرو اور لوگوں کو نیکی کی دعوت دو۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: بعد ازیں ظہر کی نماز سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: (شفقت سے) بیٹا! اپنا منہ کھولو!

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (آداب بجالاتے ہوئے) میں نے منہ کھولا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: چھ مرتبہ منہ میں تھتکار کر فرمایا، وعظ ونصیحت کرو۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ: (نیاز مندانہ طریق سے) حضور والا! آپ نے سات مرتبہ منہ میں کیوں نہیں تھتکارا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: بیٹا! رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر۔

رسول اعظم ﷺ: اے بیٹا! یہ خلعت پہنو۔
غوث اعظم رضی اللہ عنہ: عالیجاہ! یہ کیسی خلعت ہے؟
رسول اعظم ﷺ: یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے جو کہ اقطاب اولیاء سے مخصوص ہے۔
غوث اعظم رضی اللہ عنہ: بعد ازیں ان کے فیوض و برکات سے میں نے حقائق و معارف کو جان لیا، حلقہ ارادت وسیع ہوگیا، ارادتمند اطاعت وعبادت کی طرف مائل ہوتے گئے اور انہوں نے اپنے گھروں کو ذکر الٰہی سے آباد کرنا شروع کر دیا۔
(بہجۃ الاسرار ص ۲۵، ۲۶، قلائد الجواہر ص ۱۳، سفینۃ الاولیاء ص ۶۴، اخبار الاخیار فارسی ص ۱۸ تحفۃ قادریہ ص ۱۰۹)

بیداری میں جان کائنات ﷺ کی زیارت

ایک دن حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے تھے۔ اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو نیند آگئی۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ نے اہل مجلس سے فرمایا خاموش رہو۔ اور آپ منبر سے نیچے اتر آئے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باادب کھڑے ہوگئے۔ اور ان کی طرف دیکھتے رہے۔ جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کہ آپ نے خواب میں حضرت نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟
شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ: جی ہاں
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ: میں اسی لئے باادب کھڑا ہوگیا تھا، نبی پاک ﷺ نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ: (جواباً عرض کرتے ہوئے) آپ کی خدمت اقدس میں ہی حاضری۔

بعد ازیں لوگوں نے شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت غوث اعظم نور الله ضریحه کے اس فرمان کا کیا مطلب تھا کہ میں اس لئے ادب سے کھڑا ہو گیا تھا۔ تو شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں جو کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا آپ اُس کو بیداری میں دیکھتے تھے۔

(نفحات الانس فارسی ص ۳۵۵، ۳۵۶، مدارج النبوت فارسی)

ستر گھروں میں افطاری

ایک دن رمضان شریف میں ستر آدمیوں نے فرداً فرداً آپ کو اپنے گھر میں برکت کی خاطر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی ہر دعوت دینے والے کو کسی دوسرے کے بھی مدعو کرنے کا قطعاً علم نہ تھا۔ آپ نے ایک ہی وقت میں ہر ایک گھر میں ان کے ہمراہ روزہ افطار فرمایا نیز آپ نے اپنے آستانہ عالیہ پر بھی اُس روز روزہ افطار فرمایا۔

صبح ہر مدعو کرنے والے نے آپ کی اپنے گھر تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا۔ تو یہ خبر بغداد شریف میں خوب پھیلی۔ آپ کے خدام میں سے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت اپنے آستانہ عالیہ سے باہر بھی تشریف نہیں لے گئے تو یہ لوگ آپ کے بیک وقت تشریف آوری اور کھانا تناول فرمانے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں۔ تو اُس نے حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور بیک وقت ہر آدمی کے گھر جا کر کھانا کھایا۔ (تفریح الخاطر ص ۳۸ سطر ۱۳ تا ۱۹ مطبوعہ مصر)

گنبد خضریٰ پر حاضری

ایک مرتبہ حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہٗ العزیز نبی کریم، رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اطہر پر چالیس روز تک کھڑے یہ دو شعر بطور عاجزی پڑھتے رہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے ''میری خطائیں سمندر کی موجوں کی طرح بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ ہیں، اونچے پہاڑوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑے لیکن معافی دیتے وقت کریموں کے ہاں یہ سب کچھ کی حیثیت مچھر کے پر سے بھی کم ہے''۔

دوسری مرتبہ جب حاضر ہوئے تو گنبد خضریٰ کے سامنے یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ درج ذیل۔

''دوری کی حالت میں اپنی روح کو آپ کی بارگاہ میں بھیجا کرتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا دایاں ہاتھ مبارک بڑھایئے تاکہ اُس کو بوسہ دینے کا شرف میرے ہونٹوں کو حاصل ہو''۔

پس اُسی وقت سرکار دوعالم ﷺ کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا۔آپ نے مصافحہ کیا۔ اُس کو بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھا۔ (تفریح الخاطر ص ۲۵ سطر ۳ تا ۱۱ مطبوعہ مصر)

مرغی کو زندہ کرنا

شیخ محمد بن قائد الاوانی اور شیخ ابوعبداللہ علیہما الرحمہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے دیکھا ہے کہ میرے اس لڑکے کو آپ سے بہت زیادہ محبت اور الفت ہے۔ لہٰذا میں اسے اپنا حق معاف کر کے لوجہ اللہ آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ آپ نے لڑکے کو قبول فرمالیا۔ اور اُس کو

سلوک اور مجاہدہ کی منزلیں طے کرانی شروع فرمادیں۔

چنانچہ ایک روز وہ عورت حاضر خدمت ہوئی۔ تو اپنے بچے کو بہت کمزور اور اُس کے رنگ کو بھوک کی وجہ سے زرد پایا۔ جب وہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کے سالن کے ساتھ روٹی کھا رہے ہیں اور ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہوئی ہیں یہ دیکھ کر اُس نے عرض کیا حضور والا: آپ مرغی کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان مرغی کی ہڈیوں پر رکھ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے اُٹھ کھڑی ہو۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مرغی اُٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ تو آپ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا جب تمہارا لڑکا اس مقام پر پہنچ جائے گا تو وہ جو چاہے گا سو کھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۶۵ سطر ۲۰ تا ۲۷، قلائد الجواہر ص ۳۷، سفینۃ الاولیاء ص ۴۷، فتاویٰ حدیثیہ للعلامۃ ابن حجر المکی ص ۹۳ نفحات الانس فارسی ص ۳۶۱، تفریح الاخاطر ص ۳۹، حیاۃ الحیوان جلد ا ص ۵۹۱، ۵۹۲، للعلامۃ الدمیری کتاب الحیوان)۔

قبر سے نکل کر بیعت فرمانا

ایک شہر میں سیدنا محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا معتقد رہتا تھا۔ اُس نے سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا۔ ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا۔ تو اُس کو معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

آخر اُس نے آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر ہو کر آداب زیارت بجالایا۔

تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اُس کا ہاتھ

پکڑ کر اُسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔
(تفریح الخاطر ص ۲۴ مطبوعہ مصر)

جنازہ میں شرکت

ملک شام میں ایک ابدال انتقال فرما گئے تو آپ سرزمین عراق سے وہاں فوراً تشریف فرما ہوئے۔ بعدازیں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لے آئے۔ سب حضرات نے اُن کا جنازہ پڑھا۔

بعد از جنازہ حضرت نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لے آئیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فی الفور اُس کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اُس کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا۔ اُس کی مونچھوں کو پست کیا اور اپنی ایک ہی نظر کرم سے اُسے مقام ابدال پر فائز فرما دیا۔ اور سب ابدالوں سے فرمایا کہ انتقال کرنے والے ابدال کے مقام پر اسے مقرر کرتا ہوں جس پر سب ابدالوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ (تتمہ شرح مسلم الثبوت ص ۶۲۶، سفینۃ الاولیاء ص ۶۵)

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے
تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستاں کر دیا

امام احمد بن حنبل قدس سرہ العزیز کے مزار مبارک پر حاضری

حضرت علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ بقا بن بطور رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔

تو میں نے اُس وقت دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی قبر مبارک سے باہر نکل کر آپ کو سینہ سے لگایا اور کہا اے شیخ عبدالقادر! میں علم

شریعت، علم حقیقت اور علم حال میں آپ کا محتاج ہوں۔
(قلائد الجواہر ص ۳۹، تحفہ قادریہ ص ۸۷، سفینۃ الاولیاء ص ۶۳)

ہے تری ذات عجب بحر حقیقت پیارے
کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا

جواہر سرکار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود البزاز شیخ ابو حفص عمر الکیمانی علیہما الرحمہ سے

مروی ہے کہ شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) سورج روزانہ طلوع ہوتے وقت مجھے سلام عرض کرتا ہے اور ہر نیا سال جب آتا ہے تو مجھے سلام عرض کرتا ہے نیز جو کچھ سال بھر میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے اس کی مجھے خبر دیتا ہے اور ہر ہفتہ جب اُس کی ابتداء ہوتی ہے مجھ پر سلام عرض کرتا ہے اور جو کچھ ہفتہ بھر میں ہونا ہوتا ہے اُس کی مجھے خبر دیتا ہے اور ہر دن مجھے سلام کرتا ہے اور دن بھر میں جو کچھ ہونا ہوتا ہے اُس کی خبر دیتا ہے۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۲، قلائد الجواہر ص ۲۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۸۵، تفریح الخاطر ص ۴۶)

ارشادِ واقف اسرار لامکانی رضی اللہ عنہ ہے:

(۲) مجھے اپنے رب جلیل کی عزت وعظمت کی قسم میرے سامنے نیک بخت اور بد بخت لوگ پیش کئے جاتے ہیں میری نظر لوح محفوظ پر ہوتی ہے میں اللہ تعالیٰ کے علوم اور مشاہدات کے سمندروں میں تیرنے والا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۲ سطر ۶۔۷، قلائد الجواہر ص ۲۶، نزہۃ الخاطر الفاتر ص ۸۵، تفریح الخاطر ص ۴۶)

(۳) امام اجل، عارف باللہ حضرت ابوالحسن نور الدین علی بن جریر اللخمی الشطنوفی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا ارشاد گرامی تحریر فرماتے ہیں:

تم سب حضرات میرے سامنے شیشے کی بوتل کی طرح ہو، جن کے ظاہر اور

باطن میں سب کچھ نظر آتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ص ۲۴ مطبوعہ مصر، سفینۃ الاولیاء ص ۶۶، تفریح الخاطر ص ۴۸)

(۴) جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو اللہ کریم جل جلالہٗ اس کی حاجت کو پورا کردے گا۔ (قلائد الجواہر ص ۳۶ سطر ۳ تا ۵، اخبار الاخیار فارسی ص ۲۶، تفریح الخاطر ص ۵۶ سطر ۱۹ تا ۲۱، سفینۃ الاولیاء ص ۷۳)

گیارھویں شریف

پیر عبدالرحمٰن گیارھویں شریف کی وجہ یہ لکھی ہے کہ پیران پیر حضرت غوث الاعظم ہر گیارھویں کو حضرت سید الانبیاء ﷺ کا عرس کیا کرتے تھے۔ اس لئے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے چونکہ شیدائی تقلید واطاعت آنجناب گیارھویں کرتے ہیں۔ چونکہ یہ انتساب باں عالی جناب تھا۔ فلہٰذا بطریق (تسبیح فاطمہ) گیارھویں حضرت پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ مشہور ہوئی''۔ (حاشیہ سیرت غوث الاعظم ص ۲۷۶)

کتاب یازدہ مجلس میں لکھا ہے کہ: حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بارھویں کے بہت پابند تھے ایک بار خواب میں سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: عبدالقادر تم نے ہمیں بارھویں سے یاد کیا ہم تمہیں گیارھویں دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ سرکاری عطیہ تھا جو ساری دنیا میں پھیل گیا۔ (جاء الحق مولفہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷۰)

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ کا مبارک خواب

(ترجمہ) میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں۔ اور ان کے درمیان حضرت خواجہ

نقشبند علیہ الرحمۃ دوزانو اور حضرت جنید علیہ الرحمۃ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسواء اللہ اور کیفیاتِ فنا آپ میں جلوہ نما ہیں۔ پھر یہ سب حضرات کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کے لئے جارہے ہیں۔

پس حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ تشریف لائے۔آپ کے ساتھ گلیم پوش سراور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس (گیارھویں شریف) ہے عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں (کلمات طیبات فارسی ص ۷۷،۷۸ مطبوعہ دہلی)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا محفل گیارھویں میں شرکت کرنا

(ترجمہ) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارھویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے۔ نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے اردگرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے۔ اسی حالت میں بعض پر

وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی۔ اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے۔ (ملفوظات عزیزی فارسی ص ٦٢ مطبوعہ میرٹھ)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دھوبی کا واقعہ

مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دھوبی جب مرا اور اس سے قبر میں سوال ہوا تو اس نے جواب دیا کہ حضور میں تو بڑے پیر صاحب کا دھوبی ہوں (مطلب یہ تھا کہ جو مذہب ان کا ہے وہی میرا ہے) اس پر فرشتے نے اسے ہنس کر چھوڑ دیا۔ (تھانوی کے پسندیدہ واقعات ص ٤٦)

تنگی معاش کا حل

جان کائنات ﷺ کے دربارِ گوہر بار میں ایک شخص نے حاضر ہوکر تنگی معاش کی شکایت کی تو جان کائنات ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک مرتبہ " قل ھو اللہ احد" پڑھو اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ جل شانہٗ نے اس پر رزق کو کھول دیا حتیٰ کہ ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا

(القول البدیع ص ۱۲۹)

عمل کشائش

ابوالفرح ابن جبار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے شیخ محمد نبراز قطیعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور کہتے تھے:

"اغثنی یارسول اللہ علیک الصلوۃ والسلام"

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ پر رحمت کاملہ اور سلامتی کا نزول ہو میری مدد فرمائیں۔ (سعیدی غفرلہ)

پھر سرور کائنات ﷺ کی روحانیت کی طرف متوجہ ہوکر دل ہی دل میں آہستہ سے دو شعر پڑھتے تھے۔

ایدرکنی ضیم و انت ذخیرتی	والظلم فی الدنیا وانت نصیرتی
وعار علی راعی الحمیٰ وھو فی الحمی	اذا ضاع فی البیداء بعیری

یعنی کیا مجھے بھی کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جب کہ آپ کا تعلق میرے لیے ذخیرہ آخرت ہے اور کیا میں بھی دنیا میں ظلم وستم کیا جاؤں گا جب کہ آپ ﷺ میرے معین و مددگار ہیں؟ یہ امر تو گلہ بان کے لیے باعثِ عار ہے کہ اس کے گلہ میں ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسّی گم ہو جائے۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ درود شریف کی کثرت کرتے تھے۔اس عمل کی برکت سے آپ پر سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدین کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے تھے۔

(غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) ص ۳۳، احتشام الحسن کاندھلوی، ادارہ اسلامیات لاہور)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

مولانا محمد صابر نسیم

''شیخ وقت حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السبحانی کی زیارت ہوئی۔ میاں صاحب نے دریافت کیا حضور! اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ''بریلی میں احمد رضا''۔

(اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۳۵ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶)

نوٹ: اسی طرح کی ایک روایت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے بھی ذکر کی گئی ہے۔ کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔

(تجلیات امام احمد رضا ص ۸۹ ۔ ۲۰۰۸ مطبوعہ لاہور)

حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری تحریر فرماتے ہیں:

حضرت میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بریلی شریف بھی گئے تھے، واپسی پر آپ نے بابا شیخ محمد عاشق مونگہ مرحوم کو فرمایا۔ ''عاشقا! میں بریلی شریف گیا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو مولانا احمد رضا خاں صاحب (علیہ الرحمۃ) درس دے رہے تھے۔ یار! جب میں نے بیٹھ کر ان کا درس سنا تو مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ جو بھی حدیث شریف بیان کرتے ہیں وہ براہِ راست حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھ کر بیان کرتے ہیں''۔

(ملخصا حدیث دلبراں ص ۲۷۴ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء)

یا اللہ جل جلالہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

شیخ المشائخ پروردہ نگاہ غوث الوریٰ سلسلہ قادریہ کے بے تاج بادشاہ خواجہ خواجگان

حضرت خواجہ خوشی محمد قادری چشتی رضی اللہ عنہ

کا عرس مبارک

۲۷ ذوالحج

قدوۃ السالکین حضرت

زیر صدارت **خواجہ منظور احمد** چشتی معینی اجمیری مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ حضرت خواجہ خوشی محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

برائے ایصال ثواب: حضرت خواجہ خوشی محمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش طالب نگاہِ کرم سردار محمد فیصل خان چشتی

پیش کش طالب نگاہِ کرم **شاہد محمود چشتی راے** عفی عنہ